جلد ۴۷/۱۲ ⁞ ۹ تبلیغ ۱۳۳۷ ہش ۹ فروری ۱۹۵۸ء ⁞ نمبر ۳۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

ربوہ ۸ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل عللالتِ طبع کے باعث نماز جمعہ پڑھانے کے لئے تشریف نہیں لا سکے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر ہدایت مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جمعہ پڑھائی۔ اور وقف جدید کی اہمیت پر خطبہ دیا۔

احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو جلد صحت یاب کرے۔ اور اپنے فضل سے کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین

ہوائی ذرات اور فضا کے جدید علم سے مزید ترقیات کی توقع

"اب مصنوعی سیاروں کو بحفاظت زمین پر واپس لایا جا سکے گا"

واشنگٹن ۸ فروری۔ ایک معروف امریکی عالم نے کہا ہے کہ ہوا کی حرکات اور فضائی ذرات پر اس کے اثر کے بارے میں جو نیا علم حاصل کیا گیا ہے۔ اس کی بدولت ایسے ذرائع معلوم کر لئے جائیں گے۔ جن کے ذریعہ مصنوعی سیاروں کو حفاظت کے ساتھ زمین پر آتار لیا جائے گا۔ کارنل یونیورسٹی کے انجینئرنگ سکول کے ڈائرکٹر ولیم سیئرز نے کہا ہے۔ کہ نئے علم کے تحت مزید تحقیقات سے موجودہ راکٹ موٹروں کی قوت متحرکہ میں زبردست اضافہ کیا جا سکے گا۔

کارنل یونیورسٹی کے سائنسدانوں نے منگل کے روز قومی سائنس اکیڈیمی کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ جب ایک شے کے سامنے رگڑ اور دباؤ سے ہوا کا درجہ حرارت انتہا کو پہونچ جاتا ہے تو ہوا کے ایٹمی ذرات برقیے (الیکٹران) خارج کرتے ہیں۔ اور ہوا برق کش (کنڈکٹر) بن جاتی ہے۔ کارنل میں تحقیقات کے نتائج سے پتہ چلا ہے کہ اعلیٰ رفتار سے اڑنے والی شے کے قریب کی ہوا میں سوڈیم یا پوٹاشیم جیسی آسانی سے برقیات ہونے والی اشیا کی معمولی مقدار میں ملاوٹ کر کے برق کشی کی اس قابلیت میں مزید اضافہ کیا جا سکتا ہے ٭

مدراس کے قریب بھارتی ہوائی جہاز کی تباہی

بحری اور فضائی فوجوں کے دس اعلیٰ افسر ہلاک

نئی دہلی ۸ فروری۔ بھارتی فضائی فوج کا ایک ہوائی جہاز جس میں اعلیٰ فوجی افسر سوار تھے کل پہاڑی علاقے میں گر کر تباہ ہو گیا۔ اس حادثے میں بحری اور فضائی فوج کے دس افسر ہلاک ہو گئے۔

یہ ہوائی جہاز فوجی افسروں کو لے کر صبح سویرے پرواز میں مصروف تھا کہ صوبہ مدراس میں ٹور کے قریب سولور کے ہوائی اڈے سے ۲۵ میل مغرب میں گر کر تباہ ہو گیا۔ ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ جہاز کے گرنے اور تباہ ہونے کی اصل وجہ کیا تھی ٭

تعلیم الاسلام کالج یونین کے سالانہ مباحثے

تعلیم الاسلام کالج یونین کے چوتھے سالانہ مباحثے ۹ اور ۱۰ فروری ۱۹۵۸ء کو اپنی روایتی شان کے ساتھ منعقد ہو رہے ہیں۔ ان مباحثوں میں پاکستان کے متعدد کالجوں کی ٹیموں کی شرکت متوقع ہے۔ انگریزی مباحثہ کا عنوان ہے۔

Individual is more important Than Society

اور اردو مباحثہ کے لئے عنوان یہ ہوگا۔ "قوم کو سیاستدانوں کی ضرورت نہیں"۔

مباحثہ میں داخلہ بذریعہ پاس ہوگا۔ پاس محدود تعداد میں چھپ کر تقسیم ہو چکے ہیں ٭

(سیکرٹری کالج یونین)

تعلیم اور کردار سازی

ربوہ۔ تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام ۱۰ فروری ۱۹۵۸ء کو گیارہ بجکر پچاس منٹ پر محترم ڈاکٹر محمد باقر صاحب ایم۔ اے پی۔ ایچ ڈی (لنڈن) صدر شعبہ فارسی پنجاب یونیورسٹی لاہور "تعلیم اور کردار سازی" کے موضوع پر کالج ہال میں تقریر فرمائیں گے۔ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر فائدہ اٹھائیں

(سیکرٹری تعلیم الاسلام کالج یونین)

دیباچہ تفسیر القرآن کے مطالعہ سے میرے شبہات یوں زائل ہونے لگے جس طرح موسم گرما میں دھوپ کی حدت سے پتھروں کی طرح سخت برف بھی پگھلے بغیر نہیں رہتی

"قبولِ اسلام و قبولِ احمدیت" کے موضوع پر نوجوان جرمن نومسلم ڈتلف خالد کی تقریر

ربوہ ۸ فروری۔ نوجوان جرمن نومسلم جناب ڈتلف خالد اسمٰعیل نے کل شام کمیٹی روم دفتر تحریک جدید میں احباب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے اس امر پر نہایت گہرے جذبات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ کہ انہیں چھ کروڑ انسانوں کی ایک عیسائی قوم کا فرد ہونے کے باوجود احمدیت یعنے حقیقی اسلام کو شناخت کرنے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانے کی توفیق ملی۔ آپ ہوسٹل جامعہ احمدیہ کی مجلس خدام الاحمدیہ کے اجلاس میں اپنے قبول اسلام و قبول احمدیت کے واقعات پر روشنی ڈال رہے تھے۔ دوران تقریر میں اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ جماعت احمدیہ نے جرمن زبان میں اسلام پر جو گرانبہا لٹریچر شائع کیا ہے۔ وہ کس طرح لوگوں کو اسلام کی طرف کھینچنے کا موجب ثابت ہو رہا ہے بتایا کہ حضرت امیر المومنین کا رقم فرمودہ دیباچہ تفسیر القرآن (انگریزی) کے لحاظ سے خاص اہمیت کا حامل ہے۔ اس کے مطالعہ سے اسلام و احمدیت کے متعلق میرے شبہات یوں زائل ہوتے چلے گئے جس طرح موسم گرما میں دھوپ کی بے پناہ حدت سے پہاڑوں کی چوٹیوں پر پتھروں کی مانند سخت برف بھی پگھلے بغیر نہیں رہتی مسٹر ڈتلف نے مزید کہا کہ آج جرمن میں جماعت احمدیہ کا شائع کردہ ترجمۃ القرآن زبان اور مفہوم کے لحاظ سے واحد مستند ترجمہ خیال کیا جاتا ہے۔ کیونکہ

(باقی صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ فروری ۱۹۵۶ء

روحانی انقلاب کی ضرورت

برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر میکملن نے میلبورن (آسٹریلیا) میں ایک تقریر کے دوران پھر اس بات کو دہرایا ہے کہ جوہری قوت آئندہ جنگ کو روکنے کے لئے ضروری ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگرچہ جوہری قوت کا مؤثر ذخیرہ تو امریکہ کے پاس ہے۔ لیکن برطانیہ بھی اپنے طور پر اس کا اہتمام کر رہا ہے۔

یہ درست ہے جہاں تک مادی قوت کا تعلق ہے۔ جوہری قوت ایک حد تک کسی عالمگیر جنگ کے امکانات پر اثر انداز ہو سکتی ہے۔ لیکن جیسا کہ ہم بارہا لکھ چکے ہیں۔ جنگ روکنے کا ذریعہ جوہری قوت کے ذخائر کو قرار دینا بذات خود اتنا خطرناک ہے۔ کہ اس پر بھروسہ کر لینا کسی وقت تمام دنیا کی تباہی کا باعث ہو سکتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ آج کوئی قوم خواہ وہ کتنی بڑی کیوں نہ ہو اتنی نادان نہیں ہے کہ گرم جنگ کا آغاز کرے کیونکہ اس کو علم ہے۔ کہ اس کے مقابل کے پاس بھی تباہ کن اسلحہ اتنی مقدار میں موجود ہے۔ کہ اس پر بھی ویسا ہی حملہ ہو سکتا ہے۔ منطقی لحاظ سے تو یہ بات درست ہے لیکن جب جنگ کا آغاز ہوتا ہے۔ اس وقت منطق کا لحاظ نہیں رکھا جاتا۔ گزشتہ عالمگیر جنگ میں جس طرح جرمنی میدان میں کودا تھا وہ تو شائد اتنا غیر منطقی نہیں تھا۔ جرمنی کو یقین تھا کہ اس کے حریفوں کے پاس اس کے مقابلہ میں سامان جنگ کافی نہیں ہے۔ اور وہ جلد ہی ان پر قابو پالے گا۔ ایسی حالت میں اس کا آغاز جنگ کرنا از روئے منطق غیر معمولی بات نہ تھی۔ مگر اسی جنگ کے دوران میں جاپان نے جو کردار ادا کیا۔ وہ یقیناً منطق کے اصولوں کے خلاف تھا۔ امریکہ میں جاپانی سفیر نہایت اطمینان کے ساتھ بات چیت کرتا تھا۔ حالانکہ اس کے مخاطب کو اسی وقت یہ خبر مل چکی تھی۔ کہ جاپان نے حملہ کر دیا ہے۔

آج بھی امریکی اور روسی بلاک باہم صلح کی بات چیت میں مصروف ہیں۔ کہیں تخفیف اسلحہ کا سوال درپیش ہے۔ تو کہیں بڑوں کی مشترکہ کانفرنس کا چرچا ہے۔ لیکن اندر ہی اندر دونوں بلاک مہلک ہتھیاروں کے زیادہ سے زیادہ ذخائر جمع کر رہے ہیں۔

امریکہ برطانیہ۔ فرانس روس وغیرہ ممالک کے اکابر بڑے سمجھدار اور باخبر لوگ ہیں منطقی نقطۂ نظر سے۔ جیسا کہ برطانیہ کے وزیر اعظم نے کہا ہے دنیا کو کوئی خطرہ نہیں ہے۔ بےشک ان ممالک میں ایسے ایسے ماہرین ہیں جو خطرہ کو ہوا میں سونگھ لیتے ہیں لیکن آج جس تیزی سے تیز رفتار مہلک اسلحہ تیار کئے جا رہے ہیں گزشتہ عالمگیر جنگ میں ان کا عشر عشیر بھی موجود نہیں تھا۔ پھر بھی جاپان نے اس تیزی سے حملہ کیا تھا۔ کہ دنیا ششدر رہ گئی تھی۔ اور سارے منطقی قیاسات غلط ہو کر رہ گئے تھے۔ اس لئے آج کے لئے منطق کا فتویٰ بھی یہی ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی لمحہ ایسا آ سکتا ہے جب ان حریفوں میں سے کوئی جاپانی ذہنیت کا مظاہرہ کر دے۔

الغرض جوہری توانائی کے ذخائر صرف قیاسی طور پر ہی آئندہ جنگ کے لئے روک ثابت ہیں۔ ورنہ ان کی بہتات خود ایک عظیم خطرہ ہے۔ کیا پتہ ہے۔ کہ جہول و ظلوم انسان کب اپنی دانشوری کا مظاہرہ کر دے۔ اور دنیا تباہ ہو کر رہ جائے۔ دنیا میں ایسے سر پھرے انسانوں کی کمی نہیں ہے اور نہ کبھی ہوئی ہے۔ اسی جنگ عالمگیر میں کئی محبان وطن نے اپنی جانیں دیدہ و دانستہ دے دیں۔ چنانچہ کئی جاپانیوں نے اپنے آپ کو جہازوں کی چمنیوں میں گرا دیا تھا۔ ایسی بہادریاں پہلے بھی دکھائی جاتی رہی ہیں۔ اکبر اعظم کے دربار میں دو راجپوتوں نے ایک دوسرے کے سینہ میں خنجر گھونپ کر جان دے دی تھی۔ اس لئے ایسے انسان اب بھی موجود ہو سکتے ہیں۔ جو اپنی ہلاکت سے بےپروا ہو کر جوہری توانائی کے ذخائر کو چھیڑ دیں۔ خاصکر آج جب کہ ان اقوام کو نہ اللہ تعالےٰ پر اعتقاد ہے اور نہ معاد کا خوف۔

سوال ہے کہ پھر دنیا کو اس تباہی سے کوئی مفر ہے بھی یا نہیں۔ ہمارا یقین ہے کہ ہے اور ضرور ہے۔ اور وہ صرف ایک ہی ہے۔ اور وہ ہے روحانی انقلاب اور یہ انقلاب اس عرصہ میں ضرور ہو جانا چاہیئے۔ جس عرصہ میں دانایان فرنگ کا خیال ہے۔ کہ جوہری توانائی کا خوف دنیا کو جنگ سے محفوظ کر دے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ انقلاب شروع ہو چکا ہے۔ مغربی دنیا سائنسی کرشمہ سازیوں سے سیر ہو چکی ہے کہ بے خدا مادی ترقیاں سوائے دنیا کی ہلاکت کو قریب کرنے کے اور کچھ نہیں کر سکیں۔ جب تک اس منہ زور گھوڑے کے مونہہ میں خوف خدا کی لگام نہیں دی جاتی۔ دنیا کی تباہی کا خطرہ بڑھتا ہی چلا جائے گا۔ مگر

ایسا عظیم انقلاب اللہ تعالےٰ کی مدد کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ جماعت احمدیہ اس یقین کے ساتھ کھڑی ہوئی ہے کہ یہ انقلاب لانے کے لئے اس کو اللہ تعالےٰ نے کھڑا کیا ہے۔ اس لئے وہ میدان میں کود پڑی ہے۔ بےشک بظاہر یہ کام ہمالہ سے ٹکرانے کے مترادف ہے۔ لیکن جب دنیا کے لوگ ہمالہ سے ٹکرا جاتے ہیں۔ تو وہ لوگ جو دین کی حقیقت کو اسی طرح محسوس کرتے ہیں۔ جس طرح انسان مادی اشیاء کو محسوس کرتے ہیں۔ ہاں ایسے لوگ ہمالہ سے کیوں نہ ٹکرائیں گے۔ ہمیشہ ایسا ہی ہوتا رہا ہے۔ اور اب بھی ایسا ہی ہوگا انشاء اللہ تعالےٰ

الفضل کا مصلح موعود نمبر شائع ہوگا

۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود کی تقریب ہے۔ اس موقعہ پر انشاء اللہ تعالیٰ الفضل کا ایک خاص نمبر شائع کیا جا رہا ہے۔ جس کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہوگی کہ اس میں پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ایک غیر مطبوعہ معرکۃ الآراء تقریر شائع ہو رہی ہے

اہل قلم احباب جلد سے جلد اس نمبر کے لئے اپنے مضامین اور نظمیں ارسال فرمائیں۔ ایجنٹ صاحبان اس نمبر کی مطلوبہ تعداد سے ۱۲ فروری تک اطلاع دیں۔ مشتہر احباب ۱۵ فروری تک اپنے اشتہارات دفتر ہذا میں پہنچا دیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

عقیدۂ حیاتِ مسیحؑ کے نقصانات

تقریر مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء

(قسط سوم)

مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء پر مؤرخہ ۲۷ دسمبر کے پہلے اجلاس میں جو تقریر فرمائی وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے ~~~~~~ (ادارہ)

چوتھا نقصان

چوتھا نقصان عقیدۂ حیاتِ مسیح کا یہ ہے کہ اس عقیدے کو مان لینے سے مسلمانوں میں عجوبہ پسندی اور افسانہ طرازی کا شوق بڑھ گیا ہے۔ اور اسلام کے حسین چہرے پر ایسے بدنما داغ پڑ گئے ہیں کہ کوئی خردمند اس مذہب کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔

مسٹر ڈڈلے رائٹ ڈاکٹر آف فلاسفی نے محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی مشہور عالم تصنیف Where Did Jesus Die کے دیباچہ میں مندرجہ ذیل فقرات مذہب کے متعلق تحریر کئے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے:۔

"مذہب اگر اس نے اپنا
طبعی اور مناسب مقام
روحانی زندگی میں حاصل
کرنا ہے تو اُسے واقعیت
پر مبنی ہونا چاہیئے۔ اور
حقائق کی تلاش اور اس
کا اپنانا اسلام کے مقاصد
میں سے ایک مقصد ہے۔"

فقرات مذکورہ بالا نہایت وضاحت سے اس امر کو بیان کرتے ہیں کہ مذہب کو مذہب اور قابل قبول اور اپنے روحانی جذب و کشش کا حامل ہونے کے لئے سچائی پر قائم رہنا چاہیئے اور افسانہ نہ بننا چاہیئے۔

انجیل کے بیان کردہ واقعات نے قطعی طور پر ثابت کیا کہ مسیح بہت تھوڑا عرصہ صلیب پر رہے۔ ان کی ہڈیاں نہ توڑی گئیں۔ اور وہ ایک کمرے میں محفوظ کئے گئے۔ اور ان کا علاج سفید رنگ، سفید لباس اجنبیوں نے بہترین طریق سے کیا۔ وہ صلیب سے اترنے کے بعد گلیل میں اپنے متبعین سے ملے اور ان کے ساتھ کھانا کھایا۔ انہیں اپنے زخم دکھائے اور وہاں سے ایک پہاڑی پر سے ایسی حالت میں کہ بادل چھائے ہوئے تھے اُتر گئے اور دشمنوں سے بچنے کے لئے ان کو باغبان کا لباس پہننا پڑا۔ اور انہیں چھپ کر رہنا اور اپنے آئندہ ارادوں کو مخفی رکھنا پڑا تھا۔

محققین اس بات پر حیران ہیں کہ ایک گواہ بھی تو ایسا نہیں جس کی یہ شہادت موجود ہو کہ اس نے اپنی آنکھوں سے مسیح کو آسمان پر چڑھتے دیکھا۔ ان حالات میں مسیح کا آسمان کی طرف بجسم خاکی جانے کا عقیدہ افسانہ نہیں تو اور کیا ہے۔ اسی ایک افسانہ کو تسلیم کرنے نے امت میں افسانہ طرازی اور اور ضعیف الاعتقادی کے دروازے کھول دیئے اور اولیاء اللہ کی طرف ایسی کرامتیں منسوب کی گئیں۔ کہ اگر غیر مسلموں کے سامنے انہیں پیش کیا جائے تو وہ جتنی نفرت بھی اسلام سے کریں وہ بجا ہوگی۔

پانچواں نقصان

پانچواں نقصان اس عقیدے سے یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائید کا جو انبیاء اور مومنین سے ہوتی ہے ایک نہایت غلط نظریہ مسلمانوں میں قائم ہو گیا ہے۔

خدا تعالیٰ کی سنت میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ اور اگر ہم اس کی قدرت نمائی کا غلط تصور دماغ میں قائم کریں تو نتیجہ سوائے دہریت کے اور کچھ نہیں نکلتا۔ بے شک اللہ تعالےٰ ہر بات پر قادر ہے لیکن اس کے وعدوں کی مستثنیات کو لازماً مدّنظر رکھنا پڑتا ہے۔ اس نے کبھی کسی اولاد کے خواہشمند کو اس طرح اولاد نہیں دی کہ وہ دُعا کرے اور کسی درخت سے پُورا نو مہینے کا بچہ لٹکا ہوا اُسے مل جائے۔ کسی رزق کے خواہشمند کے لئے کبھی آسمان سے کسی نے پونڈ یا اشرفیاں برستی نہیں دیکھیں۔ لیکن اگر عجوبہ پسندی کو معیار قرار دے لیا جائے اور خدا تعالےٰ کی نصرت و تائید کو نیچر کے قوانین سے بالا ظاہر ہوتے مانا جائے تو ہر مومن اپنی مشکلات میں ایسی ہی توقعات رکھنا شروع کر دیگا۔ اور جب پوری نہ ہوں گی تو اس کا ایمان خدا پر سے اُٹھ جائے گا۔ تو یہ کتنا خطرناک رُوحانی نقصان ہے جو اس قسم کے تصورات سے پیدا ہوتا ہے۔

چھٹا نقصان

چھٹا نقصان یہ ہے کہ ایک غیور مسلمان کی غیرت کو اس عقیدے سے ایسی ٹھوکر لگتی ہے کہ ڈر ہوتا ہے کہ وہ مسلمان ہی نہ رہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جو مشکلات پیش آئیں وہ صرف اس قدر تھیں کہ انہیں صرف اس جرم میں کہ وہ یہود کی بادشاہت کے خلاف پروپیگنڈا کرتے تھے اور اپنے آپکو یہودیوں کا بادشاہ کہتے تھے، گرفتار کر لیا گیا اور اس جرم کی پاداش میں انہیں صلیب پر چڑھا کر مارنے کا فیصلہ کیا گیا۔ چونکہ وہ پاکباز نبی تھے اللہ تعالیٰ کی نصرت کا وعدہ ان کے ساتھ تھا۔ وہ صلیب پر مارے نہ جا سکتے تھے۔ کیونکہ اس طرح یہود کے عقیدے کے مطابق وہ ملعون ٹھہرتے۔ ان حالات میں اللہ تعالےٰ نے اپنی تدبیر خاص سے انہیں بچانا تھا۔ ان واقعات کے مقابل میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

اِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ
کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ
اَوْ یَقْتُلُوْکَ اَوْ یُخْرِجُوْکَ
وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰہُ
وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی کفار کے تمام قبیلوں نے ہم صلاح و ہم مشورہ ہو کر حضورؐ کے مکان کے گرد گھیرا ڈال کر حضورؐ کو گرفتار کرنا چاہا۔ لیکن خدا تعالےٰ کی تدبیر کے مقابلے میں کفار کا یہ مکر کامیاب نہیں ہوا۔ اور حضورؐ اس طرح بچائے گئے کہ حضورؐ کے بستر پر حضرت علیؓ لیٹ گئے اور حضورؐ دشمن کی آنکھوں کے سامنے گھر سے نکل گئے۔ اور کوئی حضورؐ کو پہچان نہ سکا لیکن خدا تعالیٰ نے حضورؐ کو گرفتاری سے بچانے کے لئے آسمان پر نہ اٹھایا۔ پھر حضورؐ بچ کر غار ثور تک پہنچے تو دشمنوں نے آپؐ کا شدید تعاقب کیا۔ حضورؐ ظاہر میں کافی وقت چھپے بیٹھے رہے لیکن خدا تعالےٰ نے یہ نہ کیا کہ حضورؐ کو آسمان پر اُٹھا لے یہ تو دُور کی بات ہے خدا نے حضورؐ کو اُڑا کر مکہ سے مدینہ بھی نہ پہنچایا۔ بلکہ حضورؐ کو وہی دنیوی اسباب و وسائل استعمال کرنا پڑے جو ہر انسان کو کرنے پڑتے ہیں۔ ہاں اللہ تعالےٰ کی نصرت نے یہ صورت اختیار کی۔ کہ حضورؐ کا مدینہ منورہ میں بحفاظت پہنچنا یقینی اور قطعی ہو گیا۔ کفار کی آنکھیں غارِ ثور کے دروازے پر پہنچ کر بھی حضورؐ کو نہ دیکھ سکیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا دل غم و حزن سے چُور چُور ہو رہا تھا کہ کہیں دشمن کا ہاتھ حضورؐ پر نہ پڑ جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ کر تسلّی دی کہ۔ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا۔ بایں ہمہ اللہ تعالیٰ حضورؐ کو آسمان پر نہ لے گیا۔ یہ سب کچھ اس خیر الماکرین کی تدبیر تھی جیسا کہ اس نے خود فرمایا تھا۔ کہ یَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ

اب اگر ہم یہ مانیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے اس خیر الماکرین کی یہ تدبیر تھی کہ اسے آسمان پر اُٹھا لے جاتے تو کیا یہ خود اللہ تعالیٰ کی کمزوری کی دلیل نہیں کہ وہ حضرت مسیح کو زمین کی دھرتی پر کہیں بچا نہ سکا۔ کیونکہ دشمن بڑا طاقتور اور غالب تھا یہ خیال اپنی ذات میں خدا تعالیٰ کے متعلق کیسا ایمان کے خلاف خیال ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات کا مقابلہ کرنے سے صاف طور پر پتہ لگتا ہے کہ اگر آسمان پر لے جانا اور

اپنے پاس بٹھانا عزت افزائی اور رفعت کے لئے ہے تو پھر خدا تعالیٰ کے حضور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عزت و رفعت بمقابلہ سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ ہے۔ اور کوئی غیور مسلمان اسے باور نہیں کرسکتا کہ وہ جسے خدا نے یہ کہہ کر نوازا لولاک لما خلقت الافلاک جس نے خود کہا انا سید ولد آدم۔ جس کے متعلق مسلمانوں کا بلا استثناء متفقہ عقیدہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے محبوب ترین بندے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کے قرب میں ایسے مقام پر پہنچے ہیں کہ ثم دنیٰ فتدلّیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ اس سے برتر کوئی مقام حضرت عیسیٰؑ کو حاصل نہیں ہوسکتا حضورؐ نے تو خود فرمایا تھا کہ لو کان موسیٰ و عیسیٰ حیّین لما وسعھما الا اتباعی۔ پس وہ عیسیٰؑ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کوئی مقام پاکر اپنی خوش بختی سمجھتے۔ انہیں سردار پاکاں سے افضل قرار دینا کتنی غیرت کے خلاف بات ہے۔

اگر آسمان پر لے جانا محبت کی وجہ سے نہ تھا بلکہ اس وجہ سے تھا کہ ایسا کارآمد وجود اُمتِ محمدیہ کے دورِ انحطاط میں کام آئے تو یہ خیال پہلے خیال سے بھی زیادہ غیرت کے خلاف خیال ہے۔ کیا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ جس کے نتیجہ میں علماءِ اُمت انبیاءِ بنی اسرائیل کا مقام حاصل کرتے رہے ہیں آخری وقت میں آکر ختم ہوجائے گی اور اُمت کی حفاظت کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اغیار کا دستِ نگر ہونا پڑے گا۔ نعوذ باللہ من ھٰذہ الھفوات۔ یہ ایسا غلط، خلافِ محبت و خلافِ غیرت خیال ہے کہ عقلِ سلیم اسے ایک منٹ کے لئے بھی برداشت نہیں کرسکتی۔

غرض کسی نقطۂ نگاہ سے بھی دیکھیں اگر کسی وجود کا زندہ رہنا ضروری اور نسلِ انسانی کے لئے مفید ہوتا تو پھر وہ وجود پاکوں کے سردار، صدر بزم عاشقان حجۃ اللہ بر زمین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود ہی ہے۔ اور اسی محبوب رب العالمین کے سب سے بڑے اور سب سے سچے عاشق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

بدنیا گر کسے پائندہ بودے
ابوالقاسم محمدؐ زندہ بودے
آپ و فورِ محبت میں اپنا مکاشفہ بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

قد مات عیسیٰ مطرقاً و نبیّنا
حیٌّ و ربّی انّہٗ وافانی

غیرت و محبت کا سچا تقاضا یہی ہے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مسیح سرنگوں ہوکر فوت ہوگئے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں۔ حضور فرماتے ہیں ؎

مسیح ناصری را تا قیامت زندہ مے فہمند
مگر مدفون یثرب را ندادند ایں فضیلت را

ساتواں نقصان

ساتواں نقصان اس عقیدے کا یہ ہے کہ عصمتِ انبیاء جو مسلمانوں کا مسلّمہ اور متفقہ عقیدہ ہے۔ اس کے خلاف یہ ماننا پڑیگا کہ عیسیٰ علیہ السلام نعوذ باللہ من ذالک جھوٹ بولنے والے تھے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہ پوچھیں گے کہ

ءانت قلت للناس
اتخذونی و اُمّی الٰھین
من دون اللہ قال
سبحٰنک ما یکون لی
ان اقول ما لیس لی
بحق۔ ان کنت قلتہٗ
فقد علمتہ تعلمُ
ما فی نفسی ولا اعلم
ما فی نفسک انّک
انت علّام الغیوب ۰
ما قلتُ لھم الّا ما
امرتنی بہ ان اعبدوا
اللہ ربّی و ربّکم و کنتُ
علیھم شھیدًا ما دمتُ
فیھم فلمّا توفّیتنی
کنتَ انت الرقیب
علیھم و انتَ علیٰ کلّ
شیءٍ شھید ۰
(المائدہ آخری رکوع)

ترجمہ:۔ اے عیسیٰ کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا دو معبود بنالو۔ تو اس نے جواب دیا کہ ہم تجھے تمام عیبوں سے پاک قرار دیتے ہیں۔ میری شان کے شایاں نہ تھا کہ میں وہ بات کہتا جس کا مجھے حق نہ تھا۔ اور اگر میں نے ایسا کہا تھا تو تجھے ضرور اس کا علم ہوگا۔ جو کچھ میرے جی میں ہے تو جانتا ہے اور جو کچھ تیرے جی میں ہے میں نہیں جانتا۔ تو یقیناً سب غیب کی باتوں سے اچھی طرح واقف ہے۔ میں نے ان سے صرف وہی بات کہی جس کا تو نے مجھے حکم دیا۔ یعنی یہ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ اور جب تک میں ان میں موجود رہا میں ان کا نگران رہا مگر جب تو نے میری روح قبض کرلی تو تو ہی ان پر نگران تھا۔ میں نہ تھا اور تو ہر چیز پر نگران ہے۔

اس سوال و جواب کے متعلق کوئی دوسری صورت ممکن نہیں کہ یہ سوال و جواب قیامت کے دن ہوں گے۔ اب اگر بقول حیاتِ مسیح کے قائلین کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ابھی دوبارہ دنیا میں آنا ہے اور آکر چالیس سال نبوت کرنی اور اپنے دم سے کافروں کو مارنا اور ساری دنیا کو مسلمان بنانا ہے تو کیا وہ دیکھ نہ لیں گے کہ ان کو ماننے والے نصاریٰ انہیں خدا کا بیٹا مانتے ہیں۔ پھر وہ قیامت کے دن خدا کو کس طرح کہہ سکیں گے کہ مجھے قطعاً علم نہیں۔ کہ میرے ماننے والوں نے مجھے خدا کا بیٹا مانا۔ بلکہ ان کا یہ قول ما قلتُ لھم الّا ما امرتنی بہ اس بات کی دلیل ہے کہ جب تک وہ زندہ رہے حواری صرف انہیں خدا کا ایک عبد ہی یقین کرتے رہے۔ اور جب خدا نے آپ کو وفات دیدی تو اس کے بعد انہوں نے عیسےٰ علیہ السلام کی ابنیت کا عقیدہ ایجاد کیا۔ یہ ایسی قطعی دلیل مسیح علیہ السلام کی وفات کی ہے کہ اس کے بعد حیاتِ مسیح کے عقیدے والوں کا منہ ہمیشہ کے لئے بند ہوجاتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ ازہر یونیورسٹی تک کے علماء نے برملا فتویٰ شائع کردیا کہ عیسیٰؑ کی حیات قطعاً قرآن سے ثابت نہیں۔

اگر ہم یہ مانیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے دن یہ کہیں گے کہ مجھے علم نہیں کہ عیسائیوں نے مجھے خدا بنالیا حالانکہ وہ چالیس سال اس دنیا میں رہ کر اس عقیدے والوں کو خود مسلمان بنائیں گے تو گویا وہ خدا کے حضور اتنا بڑا جھوٹ بولیں گے کہ ایک عام مومن بھی اس کی جرأت نہیں کرسکتا۔ انبیاء کی طرف جھوٹ منسوب کرنا کسی سچے انسان کا کام نہیں ہوسکتا۔ جھوٹ ایک نجاست ہے اور ناپاکی تو ناپاک لوگوں کے لئے ہی ہوتی ہے۔ پس یہ نقصان ایک خطرناک نقصان ہے جس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معصومیت خطرے میں پڑے گی۔

آٹھواں نقصان

آٹھواں نقصان اس عقیدے سے یہ ہوتا ہے کہ عیسائیوں کے عقیدۂ الوہیت مسیح کو بڑی تقویت پہنچتی ہے قرآن کریم کے ارشادات کے مطابق انسان کھانے پینے کا محتاج ہے۔ یہ بشریت کا لازمہ ہے۔ اسی طرح اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے خلد نہیں بنایا اور آسمان پر چڑھنا بشریت کے خلاف ہے۔ چنانچہ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ مطالبہ کیا گیا۔ او ترقی فی السماء تو خدا تعالےٰ نے جواب میں فرمایا کہ کہدے کہ ھل کنت الا بشراً رسولاً۔ اب اگر مسیح ان تین بشریت کے لوازمات سے مستثنیٰ ہیں تو نصاریٰ اس سے استدلال کرنے میں حق بجانب ہوں گے کہ مسیح بشر نہ تھا بلکہ اس سے کچھ بالا تھا۔ اسی طرح نادانستہ طور پر مسیحیت کے تحت الوہیت کے تین پائے خود تیار کرنے والے ہوں گے اور ایک مسلمان۔ جو قرآن کریم کا مطالعہ کرتا ہے۔ وہ اس تصور سے کہ وہ اپنے ہاتھوں مسیح کی الوہیت قائم کر رہا ہے لرز جاتا ہے۔ اس وقت دنیا جو ہلاکت کے ڈھلوان رستے پر سرنگوں دوڑی جارہی ہے۔ اس کا باعث یہی عقیدہ الوہیت ہے ہائیڈروجن بموں اور راکٹوں نے نسل انسانی کے خاتمہ کے جو اسباب مہیا کردیئے ہیں۔ یہ اس عقیدۂ الوہیت مسیح کا لازمی نتیجہ ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے تکاد السمٰوات یتفطرن منہ و تنشق الارض و تخر الجبال ھدا۔ ان دعوا للرحمٰن ولدا۔

نواں نقصان

نواں نقصان یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر زندہ ہونے سے مسیحیت قائم رہتی ہے۔ مسیحی جو قریباً ایک ارب کی تعداد میں ہیں یہ مانتے ہیں کہ مسیح آسمان پر ہیں اور ستر کروڑ انسان کی کورانہ تقلید اس مسئلہ میں کرتے ہیں۔ اب اتنی بڑی اکثریت کا عقیدہ یعنی اتنی بڑی تعداد کا یہ نقطۂ نگاہ جو ان کے خیال میں تحقیق پر مبنی ہے۔ کیوں اس عقیدہ کو بھی تسلیم کرنے پر آمادہ نہ کردے کہ وہ نسلِ انسانی کے لئے کفارہ ہوا۔ اسی طرح اگر اسے زندہ مانیں تو مسیحیت کی رگوں میں ہر آن زندہ خون دوڑتا ہے۔ اور اگر اس کی موت ثابت ہوجائے تو عیسائیت کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ کیونکہ نہ مسیح صلیب پر مرا نہ آسمان پر اٹھایا گیا نہ اس نے نسلِ انسانی کے گناہ اپنے کندھوں

احمدی نوجوانوں کا فرضِ حیات

(از منور احمد صاحب نمی ابن چوہدری علی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی)

مرورِ زمانہ نے جہاں اور بہت سے نقوش ذہنوں پر مسلط کئے ہیں وہاں پر مسلمانوں کی نئی پود کا اندازِ فکر بھی بری طرح متاثر ہوا ہے، بچوں اور نوجوانوں کے خیالات اور ان کے نتیجے میں پیدا ہونے والے حالات سے ہمارا ماحول بھی متاثر ہوا ہے اور اسے دیکھتے ہوئے ہمارے ذہنوں میں یہ سوال طبعاً پیدا ہوتا ہے کہ جس کامیابی کی بشارت ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے الہامات رؤیا و کشوف کے ذریعہ دی ہے اس کو پورا کرنے کے لئے جن صفات کی ضرورت ہے کیا وہ ہم میں موجود ہیں۔ ان میں کوئی کمی تو نہیں آ رہی۔

ایک طرف تو احمدیت کو کل ادیانِ باطلہ پر مکمل فتح کی بشارت ہے اور قوموں اور ملکوں پر اس کے روحانی و اخلاقی غلبہ کی خبر ہے اور دوسری طرف ہماری کمزوریاں اور خامیاں۔ اگر ہم ان خامیوں کو دور کریں تو یقیناً دین کی راہ میں ہماری حقیر قربانی احمدیت کی عظیم الشان ترقی کا پیش خیمہ بن سکتی ہیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے ہماری رہنمائی بہترین طور پر اور صحیح خطوط پر فرما دی ہے۔ ہمارے بزرگوں کا عملی نمونہ ہمارے سامنے ہے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ جن باتوں کو اختیار کر کے اور جن اصولوں پر عمل پیرا ہو کر انہوں نے احمدیت کی بنیادوں کو استوار کیا ہے انہیں اصولوں کو اختیار کر کے اور ان پر پوری طرح عمل کر کے ہم احمدیت کے لئے کچھ نہ کر سکیں؟ صداقت فی ذاتہٖ ایک ایسی قوت ہے جو نامساعد حالات میں بھی بہرکیف اپنا لوہا منوا لیتی ہے۔ اسلام کا آغاز کتنے کٹھن اور غیر موافق حالات میں ہوا۔ مگر آہستہ آہستہ پتھر دل انسانوں کے دلوں میں بھی گھر کر گیا اور اپنے اعلیٰ و ارفع اصول و قوانین اور اپنی پرکشش اور فطری تعلیم کی بناء پر چہار دانگ عالم میں پھیل گیا۔ یہی حال آج احمدیت کا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب کبھی اپنے بندوں کو الٰہی انوار و برکات اور انعامات سے سرفراز کرتا ہے تو ایک جماعت صراطِ مستقیم پر گامزن ہو کر ان کمالات و حسنات کو حاصل کر لیتی ہے۔ جو خدا کے نبیوں اور ان کی جماعت کا خاصہ ہوتا ہے

پس اللہ تعالیٰ کا یہ خاص انعام جو احمدیت کی صورت میں ہمیں ملا ہے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس لئے ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم اپنے ذہنوں میں یہ امر داخل کریں کہ ہمارا مقصد بہت ارفع ہے۔ ہم جو احمدی ہیں تو اس لئے نہیں کہ ہم بھی دنیا کے دوسرے کروڑوں انسانوں کی طرح اس دنیا میں بے مقصود جئیں کر اس سے رخصت ہو جائیں۔ ہمارا احمدی ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ خدا ہمیں وہ زندگی دینا چاہتا ہے جو ابدی انعامات کی مستحق ہو

کیا یہ خدا تعالیٰ کا ہم پر احسان نہیں اور کیا یہ ہماری خوش قسمتی نہیں کہ خدا تعالیٰ نے دنیا کی لاکھوں کروڑوں اقوام میں سے یہ فخر و اعزاز ہمیں بخشا ہے کہ آج ہم اس دین کا جھنڈا دنیا میں بلند کر رہے ہیں۔ خدا نے بہرحال اپنے محبوب دین کو غالب و کامران کرنا ہے۔ اگر اس نے اس عظیم الشان کام کے لئے ہمیں منتخب کیا ہے تو پھر ہمیں اس کام کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ لیکن اگر ہمارا طرزِ عمل خدانخواستہ ہمیں اس عظیم کام کے اہل ثابت نہیں کرتا۔ اور اگر ہم فرض سے تساہل برت رہے ہیں تو پھر ہمیں اس حقیقت کو بھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ ہماری بجائے کسی اور جماعت کو آگے لے آئیگا۔ جو اس کے دین کی محبت میں ہم سے زیادہ پرجوش و مخلص ہو گی۔ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسہم

اشاعت اسلام کا فریضہ جو خدا تعالیٰ نے ہمارے ذمے لگایا ہے اتنا بلند ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کا فضل ہماری کوششوں کے ساتھ شامل نہ ہو تو ہم اس کام کو سرانجام نہیں دے سکتے۔ ایک طرف کل دنیا اپنے پورے ساز و سامان کے ساتھ اپنی مادیت اور سائنس کی روز افزوں ترقی پر نازاں ہے اور ایک طرف غریب سی جماعت اپنے خدا کے فضل پر بھروسہ کئے ہوئے ہے۔ لیکن تاریخ شاہد ہے کہ خدا کے فضل پر بھروسہ کرنے والی اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عزم رکھنے والی جماعت ہی ہمیشہ سرخرو ہوئی ہے۔ دنیا نے ہمیشہ اس سے مات کھائی ہے۔ خدا نے احمدیت کو ترقی دینی ہے۔ اس کی شان و عظمت کو قائم کرنا ہے۔ یہ ایک آسمانی فیصلہ ہے جو بہرحال ہو کر رہے گا۔ خوش نصیب ہوں گے جو اپنی بے غرض کوششوں اور بے نفس قربانیوں سے اس دن کو قریب لائیں گے

پس ضرورت ہے کہ ہم خود کو اس دن کے لئے تیار کریں۔ اپنے کردار و اطوار میں ایک خوش آئند و پرکشش تبدیلی پیدا کریں اور اپنی عام مصروفیات سے کچھ دیر کے لئے (م) علیحدہ ہو کر تخلیہ میں اس سوال پر بھی غور کرتے رہیں کہ کیا ہم فرضِ حیات کو پورا کر رہے ہیں۔؟

پیشگوئی مصلح موعود کے موضوع پر ناصرات الاحمدیہ کا ایک تحریری مقابلہ

مورخہ ۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر ناصرات الاحمدیہ کا ایک اہم تحریری مقابلہ ہوگا۔ جس کا موضوع "پیشگوئی مصلح موعود" مقرر کیا گیا ہے۔ اس تحریری مقابلہ میں دس سے پندرہ سال تک کی عمر کی تمام احمدی لڑکیوں کو لازماً شامل ہونا چاہیئے۔

ربوہ میں یہ مقابلہ صبح سات بجے سے لے کر ۹ بجے تک نصرت گرلز سکول میں منعقد ہوگا تمام محلہ جات کی لڑکیوں کو جن کی عمر دس سے پندرہ سال تک ہے وقت مقررہ سے قبل وہاں پہنچ جانا چاہیئے۔

بیرونی لجنات کو بھی چاہیئے کہ وہ تحریری مقابلہ کا انتظام کریں اور مقابلہ میں لکھے جانے والے جملہ مضامین سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ کے نام بھیج دیں۔ اس مقابلہ میں اول دوم اور سوم آنے والی ممبرات کو انشاء اللہ لجنہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر انعام بھی دیا جائے گا

پیشگوئی مصلح موعود کے موضوع پر سلسلہ کے دیگر لٹریچر کے علاوہ حال ہی میں مکرم مولانا شمس صاحب کی ایک تقریر نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے بھی شائع کی گئی ہے۔ بہنیں اس تقریر سے بھی استفادہ کر سکتی ہیں۔

سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ

جلسہ یوم مصلح موعود کی تقریب پر انعامی تحریری مقابلہ

۲۰ فروری ۵۸ء جلسہ مصلح موعود کے موقعہ پر شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ماتحت "پیشگوئی مصلح موعود" پر ایک انعامی تحریری مقابلہ ہوگا۔ اول، دوم اور سوم آنے والیوں کو لجنہ مرکزیہ کی طرف سے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر انعامات دیئے جائیں گے۔ مقابلہ میں شامل ہونے والی بہنیں اپنے نام ۱۵ فروری تک بھجوا دیں تاکہ ان کے رول نمبر دیئے جا

ربوہ میں امتحان جامعہ نصرت کالج میں صبح ۷ بجے سے ۱۰ بجے تک ہوگا۔ بیرونی لجنات بھی یہ تحریک کر کے اپنے انتظام کے ماتحت مضمون لکھوا کر سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نام بھجوا دیں۔ یہ مقابلہ اس لئے رکھا گیا ہے تا بہنیں کثرت کے ساتھ اس پیشگوئی کا مطا کریں اور یہ پیشگوئی ان کے ذہن نشین ہو جائے۔

سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

یوم وقف جدید اور خدام الاحمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے "وقفِ جدید" کی تحریک فرمائی ہے۔ اس کے متعلق اس امر کا قوی امکان ہے کہ مجالس اپنے اپنے ہاں تحریک کو کامیاب بنانے کی پوری کوشش کر رہی ہوں گی۔ لیکن جس حد تک رپورٹ ملی ہے بہت کم مجالس نے اس کی طرف توجہ کی ہے۔ حالانکہ اپنی مساعی سے مرکز کو با رکھنا بھی ایک ضروری امر ہے ۹ فروری کو "یوم وقفِ جدید" منانے کے لئے مجالس کے نام سرکلر بھجوائے جا چکے ہیں۔ امید ہے جوانانِ احمدیت جو اس تحریک کے اولین مخاطبین میں سے ہیں اسلامی تعلیمات کی اشاعت کے لئے قربانی کا اعلیٰ معیار کریں گے۔ اور قائدین مجالس و زعماء کرام اس سلسلہ میں اپنی کوششوں [illegible] سے انچارج صاحب وقفِ جدید اور شعبہ ہذا کو مطلع فرمائیں۔

مہتمم تحریک جدید

اعلان نکاح

مورخہ ۷ فروری بروز جمعہ سید منیر احمد صاحب باہری (ا دفتر وقف جدید) کا نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے سیدہ بشریٰ خاتون صاحبہ دختر سید مقصود علی شاہ صاحب ساکن مانسہرہ سے مبلغ ایک روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے۔ آمین

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی

چندہ وقفِ جدید ادا کرنے والے اصحاب

فجزاھم اللہ احسن الجزاء

آٹھویں قسط

۱- ملک سراج دین صاحب سمبڑیال (تفصیل بھجوائیں) ۱۹—۰—۰
۲- کیپٹن بشیر احمد صاحب ڈار لاہور کینٹ ۶—۰—۰
۳- ڈاکٹر محمد شفیع صاحب پنڈی بھٹیاں ۶—۰—۰
۴- میاں چراغ دین صاحب صدر حلقہ سنت نگر لاہور (تفصیل بھجوائیں) ۶۹—۱۴—۰
۵- خانصاحب منشی برکت علی خاں صاحب دارالرحمت شرقی ۶ مزید—۰—۰
۶- مرزا سمیع احمد صاحب ظفر دارالصدر شرقی (قسط اوّل) ۸—۰—۰
۷- فضل الرحمٰن صاحب گھٹیالیاں ۶—۰—۰
۸- کیپٹن محمد سعید صاحب بحساب حاجی محمد دین صاحب درویش معہ اہلیہ اقساط اوّل—۰—۰
۹- " " " محمد امین صاحب طالب علم "—۸—۰
۱۰- " " " اہلیہ صاحبہ مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری ۶—۰—۰
۱۱- حکیم عبدالواحد صاحب افتخار الاطباء ۳—۰—۰
۱۲- پیر نذیر احمد شاہ صاحب گولیکی گجرات ۶—۰—۰
۱۳- علی محمد صاحب کیپٹال پارک لاہور ۱—۰—۰
۱۴- خانصاحب میاں محمد یوسف صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور (تفصیل بھجوائیں) ۱۳۲—۴—۰
۱۵- محمد خلیل الرحمٰن صاحب میانی گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا " ۳۰—۰—۰
۱۶- شمس الدین صاحب تعلیم الاسلام کالج ربوہ ۰—۸—۰
۱۷- ملک محمد خاں صاحب (اپنا مکمل پتہ بھجوائیں) ۱۰—۰—۰
۱۸- چوہدری سلطان علی صاحب محراب پور بذریعہ فضل الرحمٰن نعیم دفتر وقف جدید ۶—۰—۰
۱۹- محمد نواز صاحب نواب شاہ " " " " ۶—۰—۰
۲۰- اعجاز احمد صاحب جیکب لائنز کراچی " " " ۶—۰—۰
۲۱- میاں عباس احمد صاحب لاہور معہ اہل و عیال ۲۶—۰—۰
۲۲- اہلیہ ملک ظہور الدین صاحب قاسم علی روڈ کوٹ رادھا کشن لاہور ۶—۰—۰
۲۳- گلزار احمد صاحب ایمنی راولپنڈی ۱۲—۰—۰
۲۴- حکیم سید پیر احمد صاحب ہوشیارپوری سیالکوٹ ۱۲—۰—۰
۲۵- مسعود احمد صاحب کوٹ نارووال ڈھاکہ ۱۲—۰—۰
۲۶- بشارت احمد صاحب خالد انجینئر نکلسن روڈ لاہور ۱۸—۰—۰
۲۷- نصیر احمد صاحب بھٹی آف راولپنڈی ۶—۰—۰
۲۸- ملک صلاح الدین صاحب قادیان ۱۰—۰—۰
۲۹- بشارت احمد صاحب احمد نگر بذریعہ عبدالمجید صاحب ۲—۰—۰
۳۰- عبدالکریم صاحب " " " ۶—۰—۰
۳۱- ٹھیکیدار محمد حنیف صاحب " " " ۹—۰—۰
۳۲- بذریعہ شیخ عبدالواحد صاحب سیکرٹری مال دھرمپورہ لاہور (تفصیل بھجوائیں) ۳۳—۰—۰
۳۳- عطا حسین شاہ صاحب " ہری محلہ گوجرہ " ۶۱—۰—۰
۳۴- حافظ نذر محمد خاں صاحب انارکلی - لاہور ۵—۰—۰
۳۵- چوہدری وزیر محمد صاحب بذریعہ کیپٹن محمد سعید صاحب ۶—۰—۰
۳۶- اہلیہ صاحبہ کیپٹن محمد سعید صاحب " " ۰—۸—۰
۳۷- اہلیہ صاحبہ مولوی ظہور حسین صاحب " ۰—۸—۰
۳۸- ڈاکٹر فضل کریم صاحب احمدی شکرگڑھ ۶—۰—۰
۳۹- عبداللطیف خانصاحب دارالصدر شرقی ۱—۰—۰
۴۰- پیر انوار الدین صاحب معہ اہل و عیال ۴۸—۰—۰
۴۱- نذیر احمد صاحب ناصر صراف ڈسکہ تفصیل بھجوائیں ۱۰۲—۰—۰
۴۲- چوہدری نذیر احمد صاحب چک ۳۳ جنوبی سرگودھا ۶—۰—۰
۴۳- فاطمہ خاتون بنت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا ۶—۰—۰
۴۴- صفیہ خاتون بنت بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا ۶/-/-
۴۵- ناصر احمد صاحب باجوہ کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ ۱/-/-
۴۶- عبدالستار صاحب سیکرٹری مال دارالرحمت شرقی ۱/۸/-
۴۷- مرزا بشیر احمد صاحب دارالرحمت غربی ۶/-/-
۴۸- محمد اسلم صاحب چیور ضلع سیالکوٹ معہ اہل و عیال ۶/-/-
۴۹- چوہدری شرف احمد صاحب بمقام مرجان اگوکے سیالکوٹ ۱۲/-/- تفصیل بھجوائیں
۵۰- بذریعہ امام دین صاحب ٹال والے دارالرحمت شرقی ۱۹/۸/-
۵۱- چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ از والد صاحب مرحوم ۶/-/-
۵۲- مشتاق احمد صاحب مبارک بذریعہ کیپٹن محمد سعید صاحب ۲/-/-
۵۳- ریاض حسین صاحب چیمہ ۳/-/-
۵۴- آمدہ از کیپٹن ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب (تفصیل اور پتہ مکمل بھجوائیں) ۴۸/-/-
۵۵- بشیر احمد خاں صاحب سیالکوٹ معہ اہلیہ ۱۲/-/-
۵۶- ڈاکٹر نور الدین صاحب بدوملی سیالکوٹ تفصیل بھجوائیں ۱۳۹/-/-
۵۷- سردار غلام احمد صاحب مصطفیٰ کمشن پور ۶/-/-
۵۸- " " از طرف والد صاحب ۶/-/-
۵۹- " " " والدہ صاحبہ ۶/-/-
۶۰- " " " اہلیہ صاحبہ ۶/-/-
۶۱- " " مسعودہ خانم صاحبہ ہمشیرہ ۶/-/-
۶۲- " " منور احمد مجتبیٰ برادر ۶/-/-
۶۳- " " سردار انیس احمد صاحب مجتبیٰ برادر ۶/-/-
۶۴- " " سردار منیر احمد اطہر برادر ۶/-/-
۶۵- سکینہ صاحبہ اہلیہ سردار نذیر احمد صاحب برادر ۶/-/-
۶۶- فضل عمر مصطفیٰ پسر غلام مصطفیٰ صاحب ۶/-/-
۶۷- ملک لال دین صاحب بذریعہ " " ۶/-/-
۶۸- سردار یعقوب احمد صاحب اہل و عیال ۶/-/-

سیکرٹریان مال چندہ وقف جدید کی تفصیل صرف دفتر وقف جدید کو بھجوائیں۔ خزانہ میں امانت وقف جدید میں رقم بلا تفصیل ادا فرمادیں۔ اور اس کی تفصیل سے ہمیں مطلع فرما دیں

جزاکم اللہ !!

(انچارج دفتر وقف جدید ربوہ)

دعائے مغفرت

میری ہمشیرہ عزیزہ رضیہ بیگم بنت ڈاکٹر محمد عبداللہ خانصاحب آف قلعہ صوبا سنگھ چند یوم بخار میں مبتلا رہنے کے بعد ۱۳ر جنوری ۱۰ بجے شب اس جہانِ فانی سے رحلت فرما گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے پانچ چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے ہیں۔ مرحومہ خاشع اور دیندار خاتون تھیں پنجوقتہ نمازوں کی پابند اور اعلیٰ اخلاق کی مالک تھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور بزرگان سلسلہ و درویشانِ قادیان کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے ضعیف والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے مرحومہ کے چھوٹے چھوٹے بچوں کو اپنی نیک ماں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(والدہ زرتشت منیر احمد ربوہ)

خدام الاحمدیہ — قائدین اضلاع

جملہ قائدین اضلاع سے امید کی جاتی ہے۔ کہ ان میں سے ہر ایک کو ضرور یہ احساس ہوگا۔ کہ انہوں نے بحیثیت قائد ضلع ہونے کے بہت بھاری ذمہ داری قبول کر رکھی ہے۔ اگر الدال علی الخیر کفاعلہ کے ماتحت آپ احباب کو اپنی ذمہ داریوں کے پوری طرح نبھانے کی توفیق ملے۔ تو جہاں آپ کے لئے یہ بہت بڑے ثواب کا موجب ہوگا۔ وہاں خدام الاحمدیہ کی مالی حالت بھی یقینی طور پر بہتر ہو جائے گی۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

افراطِ زر کی روک تھام کیلئے حکومت کے اقدامات کی وضاحت

اس سال تیل کی تلاش پر دس کروڑ روپے سے زائد رقم صرف کی جائے گی

کراچی ۷ فروری - صدر میجر جنرل سکندر مرزا نے پاکستان میں افراط زر پر اظہار تشویش کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ اس خطرے پر قابو پانے کے لئے ضروری ہے کہ روپیہ کی گردش میں اضافہ کی روک تھام کی جائے اور ملک کی صنعتی پیداوار میں اضافہ کیا جائے۔

صدر سکندر مرزا کی تقریر ایوانہائے تجارت پاکستان کی نویں سالانہ کانفرنس میں ڈپٹی سپیکر مسٹر سی ای گبن نے پڑھ کر سنائی۔ صدر کی عدم موجودگی میں مسٹر گبن ہی نے اس کانفرنس کا افتتاح کیا۔ صدر نے اپنی تقریر میں ملک کے اقتصادی مسائل کا جائزہ لیتے ہوئے انہیں حل کرنے کی تجاویز پیش کیں۔ آپ نے کانفرنس کو یقین دلایا کہ حکومت کو صورت حال کی نزاکت کا پورا احساس ہے۔ چنانچہ قرضوں پر کنٹرول کے شعبہ میں بعض اصلاحی اقدامات کئے گئے ہیں۔

افراط زر کے موجودہ رجحانات کی موثر روک تھام کے سلسلہ میں حکومت کے اقدامات کا ذکر کرتے ہوئے صدر سکندر مرزا نے بتایا کہ (۱) بجٹ کمیٹی کی رپورٹ کی روشنی میں سرکاری اخراجات میں تخفیف کر دی گئی ہے (۲) ٹیکسوں کی ادائیگی سے بچنے کے رجحان کو ناکام بنانے اور محاصل کے بقایاجات کی وصولی کو فروغ دینے کے لئے زبردست مہم شروع کی گئی ہے (۳) ٹیکسیشن انکوائری کمیٹی محاصل کے نئے وسائل کی تلاش کر رہی ہے (۴) زرعی پیداوار بڑھانے کے لئے کاشتکاروں کو قرضہ کی مزید سہولتیں دی جا رہی ہیں۔ اور کئی طویل و قلیل مدت کے اقدامات کو عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے (۵) سمگلنگ کے خلاف مہم کو تیز تر کیا جا رہا ہے

صدر سکندر مرزا نے اعلان کیا کہ کئی اجناس اور مصنوعات کی برآمد بڑھانے کے لئے ادارے قائم کئے جائیں گے۔ جو حکومت کو مناسب سفارشات پیش کرینگے ابتداء میں پٹ سن۔ پٹ سن کی مصنوعات کپاس۔ کپڑے۔ کھیلوں کے سامان اور آلات جراحی کی برآمد کے سلسلہ میں ایسے ادارے قائم ہونگے۔ صدر نے اس تجویز کو سراہا کہ امپورٹ کنٹرول ایڈوائزری کمیٹی کے خطوط پر متعدد محکمانہ کمیٹیوں کی تشکیل کی جائے۔ اور ان کمیٹیوں میں تجارت و صنعت کے نمائندے بھی شامل کئے جائیں صدر نے انکشاف کیا کہ مرکزی حکومت نے آئی سی اے کے امدادی پروگرام کے تحت امریکہ سے تین سال کی مدت کے چار کروڑ تین لاکھ ڈالر کے قرضہ کے لئے سلسلہ جنبانی شروع کیا ہے اس قرضہ کی مدد سے آبی نشاہراہوں کو فروغ دیا جائے گا۔ آپ نے بتایا کہ مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان جہازرانی کی اور ڈال سروسیں جاری کرنے کے منصوبے بھی بنائے گئے ہیں۔

تیل کی تلاش

صدر مرزا نے بتایا کہ موجودہ مالی سال کے دوران معدنی تیل کی تلاش پر دس کروڑ روپے سے زائد رقم خرچ کی جائے گی۔ صدر نے کہا کہ حکومت پاکستان اقوام متحدہ کی وساطت سے تیل اور گیس کے غیر ملکی ماہرین کی خدمات حاصل کر رہی ہے۔ آپ نے توقع ظاہر کی ہے کہ پاکستان میں ۱۹۶۰ء تک بجلی کی رسد اور طلب کے درمیان موجودہ خلیج پر عبور حاصل کر لیا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ کراچی میں بجلی کی شرح کا جائزہ لینے کے لئے ایک مشاورتی بورڈ قائم کیا جائے گا۔

زراعت

پاکستان میں زرعی ترقی کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے صدر سکندر مرزا نے بتایا کہ سیم اور تھور پیداوار بڑھانے کی کوششوں میں حائل ہے۔ چنانچہ جہاں حکومت ایک طرف زیادہ سے زیادہ رقبہ کو زیر کاشت لانے کی کوشش کر رہی ہے۔ وہاں دوسری طرف ہر سال تقریباً پچاس ہزار ایکڑ زمین تھور کی وجہ سے بیکار ہو جاتی ہے حکومت اس صورت حال پر قابو پانے کی غرض سے مختلف سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے

ملتان میں حلقہ بندی کمیشن کا اجلاس

ملتان ۷ فروری - انتخابی حلقہ بندی کمیشن نے کل یہاں ملتان ڈویژن سے قومی اور صوبائی اسمبلی کے حلقہ ہائے نیابت کی حد بندی کے متعلق اعتراضات کی سماعت کی۔ اجلاس کی صدارت کمیشن کے صدر چیف جسٹس محمد منیر نے کی اور اس کے دونوں ارکان مسٹر جسٹس کیانی اور مسٹر جسٹس اصفہانی اجلاس میں شریک تھے۔ ملتان ڈویژن کے چار ضلعوں سے ساٹھ اعتراضات پیش کئے گئے تھے کمیشن نے کل ان سب کی سماعت مکمل کر لی

شاہ افغانستان کے اعزاز میں پاکستانی فوج کی تاریخی پریڈ

پریڈ کو دو لاکھ سے زائد افراد نے دیکھا

راولپنڈی ۷ فروری - افغانستان کے شاہ ظاہر شاہ پاکستان کے پانچ روزہ سرکاری دورے کے بعد کل سہ پہر بذریعہ طیارہ کابل روانہ ہو گئے۔ اس سے قبل فرمانروائے افغانستان نے راولپنڈی میں شاندار فوجی پریڈ دیکھی۔ جس کا اہتمام خاص طور پر آپ کے اعزاز میں کیا گیا تھا

فوجی پریڈ ستر منٹ جاری رہی اور اسے دو لاکھ سے زائد افراد نے دیکھا جن میں معزز مہمان اور ان کے ساتھیوں کے علاوہ صدر سکندر مرزا، بیگم ناہید، شہزادہ علی خان بعض مرکزی وزراء۔ صوبائی وزیر اعلیٰ سردار رشید پاکستان صنعتی ترقیاتی کارپوریشن کے چیئرمین مسٹر غلام فاروق اور دوسرے زعماء شامل تھے۔

پریڈ کی کمان میجر جنرل سرفراز خان نے کی اس پریڈ میں فوج کے جتنے یونٹوں اور میکانی دستوں نے حصہ لیا اس سے قبل اتنے یونٹ اور دستے پاکستان کی کسی فوجی پریڈ میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ نیز پاکستان کی تاریخ میں کبھی کسی مظاہرے میں اتنے اسلحہ اور توپوں کی نمائش نہیں کی گئی

گذشتہ تین روز سے راولپنڈی کا موسم ابر آلود تھا اور وقفہ وقفہ سے بوندا باندی بھی ہوتی رہتی تھی۔ لیکن کل صبح اچانک بادل چھٹ گئے اور پریڈ کے دوران نکھری ہوئی دھوپ کے باعث موسم انتہائی خوشگوار رہا۔

لاہور میں زرعی اور غذائی کانفرنسیں

کراچی ۷ فروری وزیر اعظم ملک فیروز خان نون کی زیر صدارت ۲۴ فروری کو لاہور میں ایک اعلےٰ سطح کی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں سیم۔ تھور۔ ٹیوب ویل لگانے اور کاشتکاروں کو آب پاشی کی دوسری سہولتیں مہیا کرنے کے مسائل پر غور کیا جائے گا۔

۲۵ فروری کو صوبائی دارالحکومت میں وزیر اعظم کی زیر صدارت ایک اعلےٰ غذائی کانفرنس بھی منعقد ہو گی۔ جس میں غذائی پیداوار بڑھانے کی تدابیر پر غور ہو گا۔ ملک نون ۲۶ فروری کی صبح کو کراچی میں پہنچ جائیں گے

ریلوے ملازمین کے مطالبات منظور

کراچی ۷ فروری - حکومت پاکستان نے سیدپور (مشرقی پاکستان) کے ریلوے ملازمین کے مطالبات جزوی طور پر تسلیم کر لئے ہیں ان ملازمین نے دھمکی دی تھی کہ اگر انہیں ۱۹۴۹ء سے ۱۹۵۲ء تک کے لوکل کنپیسٹری الاؤنس نہ دیئے گئے تو وہ اٹھارہ فروری سے ہڑتال کر دیں گے حکومت نے انہیں ۲۲ دسمبر ۱۹۵۰ء سے ۲۹ فروری ۱۹۵۲ء تک کی مدت کے لئے متذکرہ الاؤنس دینا منظور کر لیا ہے۔ ریلوے ملازمین کا ایک وفد اس سلسلے میں بات چیت کے لئے کراچی آیا ہوا تھا مولانا بھاشانی بھی وفد کے ہمراہ تھے۔

سرگودھا ۷ فروری۔ محکمہ خوراک کے مقامی حکام نے سرگودھا میں آٹے کی بجائے عوام کو گندم تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا۔

عوامی لیگ نے پبنہ کا ضمنی انتخاب بھی جیت لیا

ڈھاکہ ۷ فروری۔ عوامی لیگ کے امیدوار امیر حسین پبنہ شمال مشرقی مسلم حلقہ سے ضمنی انتخاب جیت گئے ہیں اس حلقہ میں کل ۲۷ ہزار دو سو اکیس ووٹ ڈالے گئے۔ عوامی لیگ کے امیدوار نے چودہ ہزار پانچ سو آٹھ ووٹ حاصل کئے۔ ان کے حریف نیشنل عوامی پارٹی کے پروفیسر حفیظ الاسلام کو بارہ ہزار سات سو ووٹ ملے۔ ووٹوں کی گنتی ڈپٹی الیکشن کمشنر کی زیر نگرانی ہوئی۔

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس
از سرگودھا برائے لاہور	۳½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸¾	۱۰	۱۱⅓	۱۳	۱۳½
از لاہور برائے سرگودھا	۳½	۵	۶½	۸	۸½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵¾	۱۰½	۱۵¼	نوٹ: لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے۔ جنرل مینجر						
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵¾	۱۰½	۱۵¼							

نوجوان جرمن نومسلم جناب ڈنلف خالد کی تقریر (بقیہ صفحہ اول)

دیگر تراجم کے مقابلے میں یہ زبان کی اغلاط سے بالکل پاک ہے۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ اخلاص کی تلاوت کے بعد مسٹر خالد نے تقریر کے آغاز میں پہلے اس امر کو واضح کیا کہ کس طرح طالب علمی کے زمانہ میں ہی ایک عیسائی قوم اور عیسائی گھرانے کا فرد ہونے کے باوجود ابنیت مسیح اور کفارہ کے عقائد کے خلاف ان کے دل میں بیگانگی۔ اور پھر نفرت کے جذبات پیدا ہو گئے اور دن بدن اسلام کی طرف میلان بڑھتا گیا۔ حتیٰ کہ پوری طرح تحقیق کئے بغیر چودہ سال کی عمر میں انہوں نے باقاعدہ قانونی طور پر اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا۔ بعد میں جماعت احمدیہ کے ہمبورگ مشن کا شائع کردہ لٹریچر ملا اور قرآن مجید اور حضرت امیر المومنین کی کتب کے مطالعہ سے اسلام کے اور بھی زیادہ قریب آ گئے لیکن برلن میں مقیم بعض عرب باشندوں کے بہکانے کی وجہ سے وہ مطالعہ جاری نہ رکھ سکے اور احمدیت کے متعلق کسی حد تک بدظن ہو گئے اس کے بعد ان کے دل میں یہ شدید خواہش پیدا ہوئی کہ وہ عرب ممالک میں جا کر عربی زبان سیکھیں تاکہ اسلامی علوم کا براہ راست مطالعہ کر سکیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے بعض عرب دوستوں کی معاونت سے ترکی، عراق اور شام کا سفر اختیار کیا اور پھر وہاں سے کویت پہنچ کر آئل کمپنی میں ملازمت اختیار کر لی۔ ان تمام اسلامی ممالک اور بالخصوص کویت میں جہاں قریب قریب ہر اسلامی ملک کے باشندے پائے جاتے ہیں۔ انہوں نے دینی اور اخلاقی لحاظ سے مسلمانوں کو جس انحطاط کی حالت میں دیکھا اس سے انہیں بہت دکھ ہوا۔ اور اسلام کے متعلق خوش فہمی اور خوش عقیدگی میں تنزل واقع ہونے لگا۔ اور وہ باطنی طور پر اسلام سے بُعد محسوس کرنے لگے۔ حتیٰ کہ خدا نے اپنے فضل سے ایسا سامان کیا کہ ایک احمدی نوجوان سعودی عرب سے کویت میں وارد ہوئے اور انہوں نے اسی آئل کمپنی میں ملازمت اختیار کر لی جس میں مسٹر خالد ملازم تھے۔ ان کے پاک نمونے سے مسٹر خالد بہت متاثر ہوئے اور ان کی ترغیب و تحریص پر انہوں نے جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع شدہ اسلامی لٹریچر کا از سر نو مطالعہ شروع کیا۔ اس میں سے بالخصوص دیباچہ تفسیر القرآن کے مطالعہ سے اسلام اور احمدیت کے متعلق شبہات یکدم زائل ہونے شروع ہو گئے۔ مسٹر خالد نے کہا:۔

"مجھے یوں محسوس ہوا کہ
میرے شبہات اس طرح زائل
ہو رہے ہیں جس طرح موسم گرما
میں دھوپ کی انتہائی حدت
سے پہاڑوں کی چوٹیوں پر پتھروں
کی طرح جمی ہوئی برف پگھلے
بغیر نہیں رہتی"

تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر خالد نے کویت میں مقیم اسلامی ممالک کے نوجوانوں کی بے راہ روی اور مخالفِ اسلام زندگی کا درد انگیز نقشہ کھینچنے کے بعد کہا: ہر چند کہ وہاں لاتعداد مسلمان موجود تھے لیکن عمل و کردار کے لحاظ سے احمدیوں کے سوا مجھے کوئی حقیقی مسلمان نظر نہ آیا۔ دن بدن میرے دل پر یہ حقیقت نقش ہوتی چلی گئی کہ میں ربوہ میں رہ کر ہی حقیقی اسلام اور اس کی روح سے کماحقہ، واقفیت حاصل کر سکتا ہوں۔ چنانچہ میں نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں ایک عریضہ ارسال کر کے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا۔ چنانچہ مجھے حضور ایدہ اللہ نے ربوہ آنے اور یہاں رہ کر اسلامی علوم سیکھنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

اب میں اسلام کے اس عظیم مرکز میں آپ کے ساتھ رہ رہا ہوں۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے مجھے چھ کروڑ انسانوں کی ایک عیسائی قوم اور عیسائی گھرانے کا فرد ہونے کے باوجود احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو شناخت کرنے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر دل سے ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائی۔

تقریر کے دوسرے حصہ میں مسٹر خالد نے "اسلام جرمنی میں" کے موضوع پر نہایت دلچسپ اور معلوماتی انداز میں روشنی ڈالی انہوں نے بتایا کہ وہاں عیسائی پادریوں نے اسلام کو کن کن طریقوں سے بدنام کیا ہے حتیٰ کہ وہاں "مسلمان" کا لفظ سستی اور کاہل الوجود انسان کے لئے بولا جاتا ہے اور کلاس روم میں استاد کو جب کسی لڑکے کو اس کی کاہلی پر سرزنش کرنی ہوتی ہے تو وہ اسے "ارے او مسلمان" کہہ کر مخاطب کرتا ہے۔ اسی طرح اسلام کی مقدس اصطلاحوں کو بگاڑ بگاڑ کر ان کے متعلق مضحکہ خیز گیت بنے ہوئے ہیں۔ جنہیں دن رات لوگ گاتے ہیں۔

انہوں نے کہا یہ صحیح ہے کہ اب جماعت احمدیہ کی تبلیغی جدوجہد کے نتیجہ میں وہاں اسلام کی طرف میلان بڑھ رہا ہے لیکن یہ سمجھنا کہ جرمنی اب اسلام کے بالکل قریب آ گیا ہے درست نہیں ہے۔ ہمیں ابھی جرمنی کو اسلام کا گرویدہ بنانے کے لئے بہت زیادہ ہمت و استقلال کے ساتھ جدوجہد کرنا ہو گی۔ اگر ہم وہاں اور مسجدیں تعمیر کر دیں اور بعض دوسرے شہروں میں بھی مشن ہاؤس کھول دیں تو وہاں دوسرے یورپی ملکوں کی نسبت ذرا جلدی قبولِ اسلام کی راہ ہموار ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ سمجھنا درست نہیں ہے کہ سارا جرمنی دیکھتے ہی دیکھتے مسلمان ہو جائے گا۔

مسٹر خالد کی تقریر کے بعد مسعود احمد صاحب جہلمی زعیم حلقہ ہوسٹل جامعہ احمدیہ کی درخواست پر مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے انہیں ان کی اس ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی کہ وہ اپنی زندگیوں میں اسلام کا عملی نمونہ پیش کریں تاکہ بیرونی ملکوں سے آنے والے نومسلموں کے لئے ٹھوکر کا نہیں بلکہ اور زیادہ ہدایت کا موجب بن سکیں۔ آپ نے فرمایا مسٹر خالد کی تقریر اس بات پر گواہ ہے۔ کہ بیرونی ملکوں میں جو چیز اثر کرنے والی ہے وہ اسلام کا عملی نمونہ ہی ہے۔ ہمارا اولین فرض ہے کہ ہم اسلام کو اس درجہ اپنی زندگیوں میں رائج کریں کہ کوئی غیر مسلم ہماری زندگیوں کو دیکھ کر اسلام کے متعلق بری رائے قائم نہ کر سکے۔ بلکہ اس کا دل یہ گواہی دے کہ واقعی اسلام ایک سچا مذہب ہے جو انسانوں کی زندگی میں ایک خوشکن انقلاب پیدا کر سکتا ہے۔

مستقل عالمی فوج کی حمایت

ٹوکیو ۸ فروری۔ وزیر اعظم جاپان مسٹر کیشی نے کل پارلیمنٹ میں کہا کہ اقوام متحدہ کی ایک مستقل ہنگامی فوج قائم کرنا ضروری ہے۔ تاکہ اقوام متحدہ کے منشور کی خلاف ورزی کرنے والے ملکوں کے خلاف فوری طور پر تادیبی کارروائی کی جا سکے۔

چاول خریدنے کے ۲۷ لاکھ ڈالر

کراچی ۸ فروری۔ پاکستان اور امریکہ کے درمیان فاضل اشیاء کی فراہمی کے معاہدے کے تحت امریکہ نے مزید ۲۷ لاکھ ڈالر کی رقم صرف کرنے کی منظوری دے دی ہے جس سے پاکستان چاول خریدے گا۔

پشاور ۸ مئی اسماعیلیہ فرقے کے سربراہ آغا خاں چہارم کل سہ پہر پشاور پہنچے۔ آپ یہاں دو روز قیام کریں گے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴